تحریر۔ شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مرزائیت اور اس کے معتقدات

شہید ملتؒ نے عربی میں ایک معرکہ آرا کتاب "القادیانیہ دراسات وتحلیل" لکھی ہے اس کے ایک باب میں انہوں نے قادیانیوں کے عقائد کا تفصیلی جائزہ لیا ہے نیز ان کے مقابلہ میں، جا بجا مسلمانوں کے عقائد بھی بیان کر دیے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ اس باب کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

قادیانیت ان باطل مذاہب میں سے ہے جن کی تکوین ہی اس خاطر کی گئی ہے کہ مسلم قوتوں کو زک پہنچائی جائے۔ اسلام کے ڈھانچے میں رخنے پیدا کیے جائیں اور اس کے افکار و نظریات کو ملیسہ کیا جائے۔ لیکن اس صورت میں کہ کسی کو علم تک نہ ہو، کیونکہ تجربات اور تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب کسی جماعت یا کسی مخالف گروہ نے اسلام کو للکار کر میدان میں مقابلہ کرنے کی جرأت کی تو وہ اس عظیم قوت کو ذرہ بھر بھی گزند نہ پہنچا سکا بلکہ اس کے مقابلہ میں اسلام اور زیادہ آب و تاب سے چمکا اور اجاگر ہوا اور اس کے نام لیوا اور زیادہ ولولے اور ولطنطنے کے ساتھ اس کے شیدائی اور فدائی بن گئے۔ یہود و نصاریٰ اور مکہ کے مشرکوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ اسلام کی منزلت، مرتبے اور شان کو کم کر دیں لیکن اس کی رفعتوں، پر شکوہ بلندیوں اور ناقابل شکست عظمتوں کے سامنے ان کا کوئی بس نہ چل سکا اور سوائے محرومیوں کے داغوں اور

یبوں کے منصوبوں کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ میدان جنگ میں اگر صلیبیوں نے اس مضبوط چٹان سے
ٹکرانے کی کوشش کی تو پوری قوت وطاقت کے باوجود اپنے ہی سر کو زخمی ہونے سے نہ بچا سکے۔
طرح کفار مکہ اور یہود یثرب اسی کے ابتدائی ایام میں سر پھوڑ چکے تھے اور اگر علمی میدان میں مناظرات
فشات کے ذریعہ اس سے پنجہ آزمائی کی کوشش کی تو اس کے نتیجہ میں ان کی حسرتوں کا خون ہونے
نہ رہ سکا اور پھر اعدائے اسلام نے ترغیب وتحریص اور تہدید وتخویف کے حربے بھی آزما کے
لیے لیکن نامرادیوں نے تب بھی دامن نہ چھوڑا اور اسلام اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ پھلتا
لتا اور پھیلتا ہی چلا گیا۔ راستے کی رکاوٹیں اور بیگانوں کی سختیاں اس کی جولانیوں میں مزاحم نہ ہو سکیں
پھر نا امیدیوں نے ڈیرے ڈال دیئے اور وہ اسلام کو زک دینے، سیلاب نور کے سامنے بند
ھنے، سورج کی روشنی کو ڈھانپنے اور چھپانے سے مایوس ہو گئے۔ جزیرۃ العرب کو مشرکوں ٹھر
شام اور روم ویونان کے عیسائیوں اور قریظہ وخیبر کے یہودیوں نے اس کا خوب تجربہ کیا اور پھر اس
تجربہ کو اپنے اپنے وقت میں ہندوؤں، بدھ مت کے پیروؤں، آتش پرستوں اور سکھوں نے
ھی دہرا کر دیکھ لیا اور سب نے دیکھ لیا کہ یہ وہ چٹان ہے جسے نہ صرف یہ کہ پاش پاش کرنا ہی
مکن ہے بلکہ اسے چھیڑنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں، ان تلخ وترش تجربات سے دشمنان
ین نے یہ سبق حاصل کیا کہ اسلام سے کھلے بندوں ٹکر لینا اپنی موت کو دعوت دینا ہے کہ اس
سے مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت ہوتی ہے اور ان کی غیرت وحمیت کو ٹھیس لگتی ہے اس
لیے انہوں نے طے کیا کہ آئندہ کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کو کھلے میدان میں دعوت مبارزت نہ دی
جائے بلکہ ہمیشہ اسے مخفی سازشوں اور پوشیدہ چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ دھوکے
اور منافقت کی تکنیک کو اپنایا جائے۔ اسلام کے نام لیواؤں میں سے اسلام ہی کے نام پر اسلام کی
بیخ کنی کرنے والے تیار کیے جائیں اور اس طرح تبدیلیج اسلام کے افکار پر چھاپا مارا جائے۔ اس
کے نظریات کو نابود کر دیا جائے۔ اس کی حقیقی تعلیمات کو مٹایا جائے، اور بالآخر اس کے وجود کو
ختم کیا جائے۔

اسی پلان (PLAN) اور تخطیط کے تحت قادیانیت کا وجود عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ پہلے پہل
یہ ایک اسلامی فرقے کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئی اور بڑی چابکدستی اور ہوشیاری کا

سے اپنے زہریلے افکار و خیالات کا مسلمانوں میں پرچار کرنے لگی کہ عام لوگوں کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا۔ پھر آہستہ آہستہ اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ کچھ اندرون خانہ باتوں کو سامنے لا اور جب دیکھا کہ چند "بے وقوف" اور کچھ "خود غرض مند" اچھی طرح جال میں پھنس گئے ہیں اور ا ان کے لیے فرار کا کوئی چارہ نہیں رہا تو اچانک اپنے اصلی خد و خال کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ بہ سے لوگ جو اس تحریک کے ساتھ ناواقفیت کی بنا پر وابستگی اختیار کیے ہوئے تھے اور جن سینے میں ہنوز ایمان کی کوئی چنگاری روشن تھی۔ اس تحریک کو ایک مستقل مذہب کی صورت ڈھلتے دیکھ کر اپنی نادانی پر پشیمانی کا اظہار کر کے چھوڑ گئے اور بہت سے جاہل "فریب خوردہ" ا "خود غرض"، دین اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر قادیانیت اور تنبئی ہندی سے رشتہ جوڑ بیٹھے۔

یہیں سے قادیانیوں نے اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارے پر ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ پراپیگنڈے کی بنیاد بنا لیا کہ پہلے پہل تو مرزا غلام احمد کو مجدد کہیں گے، پھر مسیح اور پھر رسول ا اور آخر میں، تمام انبیاء سے افضل و برتر نبی، تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے فریب کا شکار بنایا جا سکے اسلام کے حقائق کو مسخ کیا جا سکے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ان کے اصل عقائد لوگوں کے سا رکھے جائیں تاکہ ان پر ان کی حقیقت آشکارا ہو۔ چنانچہ ہم ان کے حقیقی معتقدات کو انہی کی کتا اور انہی کی عبارات میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اور بعض ناواقف قادیانیوں کو مرزائیت کی اصل صورت نظر آ سکے گی اور انہیں علم ہو سکے گا کہ یہ لوگ کس قدر چالاک منافق مفسد ہیں اور کس طرح یہ بے دریغ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ ہر قسم کے عیوب اور انفعالات بشر سے پاک اور منزہ ہے۔ نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے، اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اس کا ک ہمسر ہے اور نہ ہی اس کے کوئی مشابہ ہے۔ وہ تشبیہ و تجسیم سے مبرا ہے۔ اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ رسا ان پر ختم ہو گئیں۔ وحی ان پر منقطع ہو گئی۔ ان کی کتاب آخری کتاب اور ان کی امت آخری امت

اوران کا دین آخری دین ہے۔ اور جو کوئی بھی آپ کے بعد نبوت کا دعوٰے کرے گا وہ کذاب اور مفتری ہوگا، کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: ۴۰)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ: ۳)

آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین (ناقص نہیں رکھا کہ اور کو بھیج کر اس کی تکمیل کروں) اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا (کہ اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں رہی)

اور ناطق وحی نے فرمایا کہ:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنيانه، ترك منه موضع لبنة، فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة، ختم بي البنيان وختم بي الرسل، وفی رواية فانا اللبنة و انا خاتم النبيين۔

(بخاری و مسلم)

میری مثال اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک محل کی کہ نہایت بڑا خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی و سجاوٹ کی توصیف و تعریف کریں ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے۔ پس میرے ساتھ اس خالی جگہ کو پُر کر دیا گیا ہے اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ بنا، میرے ساتھ مکمل کر دی گئی اور رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم کر دی گئی

اور دوسری روایت میں فرمایا۔ میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

اور آپ کی امت آخری امت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے:

أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ — میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔

(ابن ماجہ۔ صحیح ابن خذیمہ۔ مستدرک حاکم)

نیز فرمایا:

لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ — میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں۔

(مسند احمد)

اور ایک روایت میں فرمایا:

لَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي (طبرانی و بیہقی) — میری امت کے بعد کوئی امت نہیں

اسی طرح امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا اور یہ عبادات میں سے افضل ترین عبادت اور حسنات میں سے اعلیٰ ترین نیکی کا کام ہے، اور ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا جہان کا کوئی شہر اور کوئی بستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مکہ مکرمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن مدینہ منورہ کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی اور دنیا کی کوئی مسجد، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ہم پایا نہیں ——— اور نہ ان سے منزلت و مرتبہ میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ تو ہیں مسلمانوں کے عقائد، لیکن قادیانیوں کے عقاید یہ ہیں:

ذاتِ خداوندی مرزائی عقائد کی رُو سے

• اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، سوتا ہے اور جاگتا ہے، لکھتا ہے اور دستخط کرتا ہے، یاد رکھتا ہے اور بھول جاتا ہے۔ مجامعت کرتا ہے اور جنتا ہے، اس کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ اسے تشبیہ دی جا سکتی ہے اور اس کی تجسیم جائز ہے۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی:

قَالَ لِيَ اللّٰهُ إِنِّي أُصَلِّي وَأَصُوْمُ وَأَصْحُوْ وَأَنَامُ — "مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں"

(البشریٰ جلد ۲، ص ۹۷، مرزائے قادیان کا الہام کا مجموعہ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی نبی کی وحی والہام، مگر وہ کلام حق جسے اللہ الحق نے نبی برحق پر بذریعہ رسول امین نازل کیا۔ وہ یوں ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ	اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ جو حی اور قیوم ہے۔ جو اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے۔ آسمان اور زمین جس کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کا اختیار حاصل نہیں جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور جس کے علم کا کوئی دوسرا احاطہ نہیں کرسکتا۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں:

انّ اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام (مسلم۔ ابن ماجہ، دارمی)	"خدا سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کے لیے روا ہے۔"

اسی طرح باری تعالیٰ اپنا وصف بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (طلاق: ۱۲)	میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں اور مجھ سے کوئی شی مخفی نہیں۔

اور فرمایا:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (حشر: ۲۲)	اللہ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی مالک و خالق نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں قسم کی اشیاء کا علم رکھتا ہے۔

اور فرشتوں کی زبانی کہا:

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (مریم: ۶۴)

کہ ہم تیرے رب کے علم کے بغیر آسمانوں سے نہیں اترتے کہ اسی کے لیے ہے جو ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان ہے۔ اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔

اور بزبان موسیٰ علیہ السلام فرمایا۔

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى (طٰہٰ ۵۲) نہ بھٹکتا ہے میرا رب اور نہ بھولتا ہے۔

لیکن قادیانی اس کے بالکل برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچتا ہے اور یہ بدیہی بات ہے کہ غلطی جہل اور نسیان کے نتیجہ میں ہوتی ہے اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ پناہ بخدا باری تعالیٰ جاہل اور مبتلائے نسیان ہے۔

چنانچہ قادیانی کے اپنے عربی الفاظ ہیں:

قال اللہ: انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب، انی مع الرسول محیط (البشریٰ، ج۲، ص۷۹)

خدا نے کہا ہے کہ میں رسول کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی کرتا ہوں اور صواب کو پہنچتا ہوں۔ میں رسول کا احاطہ کیے ہوئے ہوں۔

نیز گوہر افشانی کرتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے تاکہ وہ ان کی تصدیق کر دے اور ان پر اپنے دستخط ثبت کر دے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لیے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ (مرزا صاحب کا ایک مرید) کے کپڑوں پر پڑے اور جب حالتِ کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تربتر دیکھا، اور کوئی چیز ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے

پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی " (تریاق القلوب ص ۳۳ و حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ مصنفہ مرزائے قادیانی)

ایک اور مقام پر بھی قادیانی امت کے آقا و مولی خالق و متعال کو کہ وہ تشبیہ سے مبرا ہے، بندے سے مشابہت دیتے ہوئے ذات باری سے مذاق کرتے ہیں:

"ہم تخیلی طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العلمین ایک ایسا وجودِ اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض و طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں (توضیح المرام ص۷۵ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور اس طرح خداوند کریم کے اس قول کی تکذیب کی جاتی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (شوری: ۱۱) نہیں ہے اس طرح کا سا کوئی اور اور وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

اور اس سے بھی بڑھ کر قادیانی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور تمام آسمانی ادیان کے بالکل برعکس یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ مباشرت و مجامعت بھی کرتا ہے اور وہ اولاد بھی جنتا ہے۔"

اور اس سے عجیب تر کہ:

"خدا نے ان ہی کے نبی مرزا غلام احمد سے مباشرت و مجامعت کی اور پھر نتیجۃً پیدا بھی وہی ہوئے یعنی:

۱۔ مرزا قادیانی ہی سے جماع کیا گیا۔

۲۔ اور وہی حاملہ ٹھہرے۔

۳۔ اور پھر خود ہی اس حمل کے نتیجہ میں پیدا بھی ہوئے۔"

اب ذرا قادیانیوں ہی کی زبان سے سنیئے۔ قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی

حالت آپ پر اس طرح طاری ہوتی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔" (اسلامی قربانی ص۳۴ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

اور خود مرزائے قادیان کہتے ہیں:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتیٔ نوح ص۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور پھر کہتے ہیں:

" اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور میں ہی اس فرمان باری کا مصداق ہوں۔ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا کیونکہ میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا۔" (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۳۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور اسی بنا پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

" غلام احمد خدا کے بیٹے بلکہ عین خدا ہی ہیں۔"

چنانچہ خود متنبی قادیان کہتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا ہے:

أَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ — "تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے ہے۔" (انجام آتھم ص۵۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

اور اللہ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا ہے:

إِسْمَعْ يَا وَلَدِي (البشریٰ جلد ا ص۴۹) — سن اے میرے بیٹے!

اور فرمایا:

يَا شَمْسُ يَا قَمَرُ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ (حقیقۃ الوحی ص۷۴) — "اے سورج اے چاند! تو مجھ سے ہے، میں تجھ سے۔"

اور خدا نے فرمایا کہ:

"میں تیری حفاظت کروں گا۔ خدا تیرے اندر اتر آیا تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔" (کتاب البریۃ ص۸۵)

اور ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، مصنفہ مرزا قادیانی)

اور:

انت منی بمنزلۃ بروزی (وحی مقدس ص۸۲)

تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔"

یہ ہیں خداوند ذی الجلال کے بارہ میں قادیانی عقائد۔

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ (سورہ انعام)

اللہ ان صفات سے منزہ اور پاک ہے جن سے وہ متصف کرتے ہیں۔

درآنحالیکہ باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں صراحۃً ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سورۂ اخلاص)

تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔"

اور فرمایا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ

تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کہا۔"

اور فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى

اے کتاب والو! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو۔ نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر اللہ کے

ابن مريم رسول الله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه فآمنوا بالله ورسله ولا تقولوا ثلاثة انتهوا خيرا لكم إنما الله إله واحد سبحانه أن يكون له ولد له ما في السماوات وما في الأرض وكفى بالله وكيلا (نساء: ۱۷۱)

رسول اور اس کے کلام جس کو مریم کی طرف ڈالا اور روح اس کے ہاں کی. سو اللہ کو مانو اور اس کے رسولوں کو اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں. اس بات کو کہنے سے رک جاؤ. اس میں تمہاری بہتری ہے. خدا صرف ایک ہی ہے. اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو، زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور کافی ہے اللہ کارساز.

نیز ارشاد فرمایا

وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله ذلك قولهم بأفواههم يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله أنى يؤفكون (توبہ: ۳۰)

یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاری نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں حقیقت سے جن کا کوئی تعلق نہیں، جیسے پہلے کافروں کی ریس میں کہہ رہے ہیں خدا کی مار ہو ان پر. یہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں

ہم بھی قادیانیوں کو ان کے عقائد پر اس کے سوا کچھ نہیں کہتے:

يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله أنى يؤفكون

بقیہ: عید الاضحی کے مسائل و احکام.

ولیکن هذا آخر ما أردنا إيراده في هذه العجالة، والحمد لله على كل حالة ومقالة، والصلاة والسلام على صاحب الرسالة العامة، وكفيل الشفاعة يوم القيامة، وعلى آله وأصحابه العمالة من غير

علمائه، وأنا [illegible]